



سوال

(88) لپنے گا ہنوں کا سونا باوجود حفاظت و نگہداشت کے چوری الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سنار کے متعلق کہ جس کے ہاں سے لپنے گا ہنوں کا سونا باوجود حفاظت و نگہداشت کے چوری کیا گیا تھا۔ اس کو گاہک یا وکیل گاہک جس کے سونا سنار کے ہاں سے چوری کیا گیا تھا۔ یوں سمجھا دے اور چھوٹے کہے کہ تو نے میری چوری شدہ سونے کی قیمت اگر ادا کر دی تو میں بہت سی اشیاء تجھ سے بناؤں گا۔ یعنی آرڈر دلو اوں گا۔ باس طور سنار مذکور سے لپنے چوری شدہ سونے کے دام وصول کرنا جائز ہے۔ یا نہیں۔ ینوا تو جروا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت میں اجیر کارکن دو قسم کے ہیں۔ ایک اجیر خاص دوسرا اجیر مشترک۔ مثلاً کسی شخص نے ایک دھوبی خاص لپنے سے نوکر رکھا ہے۔ دوسرے قسم یہ ہے کہ دھوبی بہت سے لوگوں کے کپڑے دھوتا ہے۔ قسم اول سے کوئی نقصان اس کی لاپرواہی یا بددیانتی کے بغیر ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں ہوتا۔ قسم دوم پر ہوتا ہے۔ پس صورت مرقومہ میں سنار سے جو مشترک اجیر ہے۔ گم شدہ سونے کا عوض لینا جائز ہے۔ ہاں اس کو آرڈر کالچ دینا دو وجوہات رکھتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اس کو نیت سے کہتا ہے۔ کہ معاملہ صاف رہے گا۔ تو کام بھی ملے گا ورنہ نہیں یہ بھی جائز ہے۔ اور اگر محض دھوکا دے کر اصل چیز وصول کرنا مقصود ہے۔ تو ایسا کرنا ناجائز ہے۔ بہر حال نیت پر موقوف ہے۔ اس قسم کے معاملات کی بابت ایک ہی اصول ہے۔ اللہ یعلم المفسد من المصلح

اور حدیث شریف میں ہے۔ انما الاعمال بالنیات اللہ اعلم

(فتاویٰ ثنائیہ جلد 2 صفحہ 445-446)

فتاویٰ علمائے حدیث



جلد 14 ص 93

محدث فتویٰ